

293857- کیا روزہ افطار کرتے ہوئے طاق عدد میں کھجوریں کھانا مستحب ہے؟

سوال

طاق عدد میں کھجوریں کھا کر روزہ افطار کرنا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟ نیز طاق عدد میں کھجوریں کھانا صرف رمضان میں مسنون ہے یا غیر رمضان میں بھی سنت ہے؟

پسندیدہ جواب

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو مواقع کے علاوہ ایسا کہیں ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق عدد میں کھجوریں کھانے کا اہتمام کرتے ہوں:

پہلی جگہ: عید الفطر کی نماز کے لیے گھر سے نکلنے وقت۔

اس کی دلیل صحیح بخاری: (953) میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لیے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک کھجوریں نہ کھا لیتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق عدد میں کھجوریں کھاتے۔)

دوسری جگہ: ہمار منہ سات کھجوریں کھانا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جو شخص بھی ہمار منہ سات کھجوریں کھائے تو اس دن اسے زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔) صحیح بخاری: (5445)، صحیح مسلم: (2047)

جبکہ روزہ افطار کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا تو ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ یا خشک کھجوریں استعمال کرتے تھے، یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص تعداد میں کھجوریں کھانے کا اہتمام کیا ہو، یا طاق تعداد میں کھجوریں تناول فرمائی ہوں۔

نیز اس حوالے سے ذکر کی جانے والی روایت ضعیف ہے۔

جیسے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین کھجوروں یا کسی ایسی چیز سے افطاری کرنا پسند کرتے تھے جو آگ پر پکی ہوئی نہ ہو) مسند ابویعلیٰ: (3305)

لیکن یہ روایت صحیح نہیں، ضعیف ہے، دیکھیں: "سلسلة الأحادیث الضعیفة" از البانی (966)

تو کچھ اہل نے صرف انہی چیزوں میں طاق عدد کا خیال رکھنے کو اختیار کیا ہے جن کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، اس کے علاوہ جگہوں میں طاق عدد کا خیال نہ رکھا جائے۔

چنانچہ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"طاق عدد میں کھجوریں کھا کر روزہ افطار کرنا واجب بلکہ سنت بھی نہیں ہے کہ تین، پانچ، یا سات یا نو کھجوریں افطاری میں تناول کرے، صرف عید الفطر کے دن ثابت ہے؛ کیونکہ یہ ثابت ہے کہ: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز عید کے لیے کھجوریں کھائے بغیر نہیں جاتے تھے اور آپ طاق عدد میں کھجوریں لیتے۔) اس کے علاوہ کسی بھی موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاق عدد میں کھجوریں کھانے کا اہتمام نہیں کیا۔" ختم شد

"فتاویٰ نور علی الدرب" (2/11)

جبکہ کچھ اہل علم نے اس معاملے میں وسعت اختیار کی ہے، انہوں نے اس حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: (يَقِينًا اللَّهُ تَعَالَى وَتَرَبَّهٖ اُوْرُوْا تَرَكُوْا پَسْنَدًا كَرْتَا هَبَّهٖ)۔ اس حدیث کو امام بخاری: (6410) اور مسلم: (2677) نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اسی طرح مصنف عبدالرزاق: (498/5) میں یہ حدیث بیان ہوئی ہے، پھر اس کے بعد امام عبدالرزاق کہتے ہیں: "ایوب کہتے ہیں: ابن سیرین ہر چیز طاق عدد میں استعمال کرنے کو مستحب سمجھتے تھے، حتیٰ کہ کھانے کی چیزیں بھی طاق عدد میں استعمال کرتے۔" اس اثر کی سند صحیح ہے۔

اسی طرح "إعانة الطالبين" (2/278) میں ہے کہ:

"بہتر یہ ہے کہ روزہ تین کھجوروں سے افطار کرے، اور اگر کھجور نہ ہو تو کوئی بھی چیز تین عدد لے۔" ختم شد

علامہ الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

"کیا طاق عدد کا اہتمام ہر قسم کی مباح چیزوں میں ہوگا؟ مثلاً: قہوہ وغیرہ پیئے ہوئے بھی؟ یا پھر صرف انہی چیزوں کو طاق عدد میں لیا جائے گا جس کے متعلق نص موجود ہے؟

تو آپ حفظہ اللہ نے جواب دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: تمام اقوال وافعال میں طاق عدد کا اہتمام کیا جائے یہ سنت ہے۔" ختم شد

اسی طرح الشیخ عبدالکریم النخعی حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

کیا کھانے پینے میں طاق عدد کا خیال رکھتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو سکتی ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"جی ہاں، ہو سکتی ہے؛ لہذا جب کھجوریں وغیرہ کھائے تو طاق عدد میں تین، سات طاق عدد میں کھائے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر پسند فرماتا ہے۔" ختم شد

ایسے موقع پر طاق عدد کا اہتمام کرنے والا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عید الفطر کے دن طاق کھجوروں کا اہتمام کرنے کو دلیل بنا سکتا ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے طاق عدد میں کھجوریں لینے کی ترغیب دلائی ہے، تو جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاق عدد میں تازہ اور خشک کھجور عید الفطر کے دن منتخب کی ہیں تو اسی طرح افطاری کے وقت بھی یہی معاملہ ہونا چاہیے۔

تاہم اس حوالے سے ان شاء اللہ وسعت ہے، لہذا اگر کوئی شخص طاق عدد اپنانے کے سابقہ عمومی دلائل اس کی ترغیب میں آسکتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ جگہوں میں عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے، یا پھر طاق عدد میں کھجوریں لینے کے متعلق مخصوص حدیث ضعیف ہونے کے باوجود بھی اسے دلیل بنائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اور اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ تازہ یا خشک کھجوروں سے روزہ افطاری کسی بھی طرح سے ہو سکتی ہے اس کے لیے طاق عدد کا اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خصوصی طور اس کا اہتمام ثابت نہیں ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

واللہ اعلم